بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون ۲۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ — بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ، ۴ صلح ۱۳۵۲ ہش، ۴ جنوری ۱۹۷۳ء | نمبر ۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے وقفِ جدید کے سولہویں سال کے آغاز کا اعلان

چندہ وقفِ جدید کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے ضروری ارشادات

وعدہ جات زیادہ سے زیادہ ۳۱ مارچ تک ضرور مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں

۲۹ فتح (۲۹ دسمبر ۱۹۷۲ء) کو بروز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کے سولہویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مفصل خطبہ انشاء اللہ جلد ہی شائع ہو جائے گا۔ سردست حضور ایدہ اللہ کے ارشادات کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

(۱) ہمیں اس امر کو ہرگز نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہمارا قدم ہر سال آگے ہی آگے رہنا چاہیئے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ہمارا قدم ہر سال آگے ہی آگے رہتا ہے کیونکہ ہم ہر وقت خدا تعالیٰ کی عطا فرمودہ طاقتوں سے استفادہ کرنے اور نئی طاقتوں کے حصول کے لئے اُس سے استمداد کرتے ہیں جس کا لازمی نتیجہ ترقی ہوتا ہے۔

(۲) وقفِ جدید کے سال کی ابتداء یکم صلح (یکم جنوری) اور انتہاء ۳۱ فتح (۳۱ دسمبر) کو ہوتی ہے۔ امید ہے کہ احباب گزشتہ سال سے بڑھ کر چندہ وقفِ جدید میں اپنی طاقت کے مطابق حصہ لیں گے۔ خدا تعالیٰ نے جماعت کو اتنا مال دیا ہے کہ اُنہیں پتہ بھی نہیں لگتا اور اُن کی قربانی کا نتیجہ بہت زیادہ نکل آتا ہے

آخر میں حضور نے فرمایا:-

(۳) مَیں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔ آپکی پہلی دُعائیں قبول ہوئیں جن کے نتیجہ میں آپ نے گزشتہ سال زیادہ دیا۔ اور اسی طرح آپ کی موجودہ دُعائیں بھی قبول ہونگی اور اللہ تعالیٰ اُن کی قبولیت کے نتیجہ میں آپکی طاقتوں اور قوتوں میں برکت ڈالے گا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ آپکی قربانی میں بھی اضافہ ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ چندہ وقفِ جدید کے متعلق احباب جماعت کی قربانی کے بارہ میں حضور کی توقعات عظیم الشان رنگ میں پوری ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ امسال احباب کو گزشتہ سال سے بھی بڑھ کر نمایاں قربانی پیش کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

وعدہ جات کے فارم جماعتوں کو بھجوائے جا رہے ہیں (بالغوں کے الگ اور اطفال کے الگ) متعلقہ عہدیداران کو چاہیئے کہ احباب سے اُن کی حیثیت کے مطابق وعدے لیں۔ اور جو دوست ایک سو یا پانچ سو یا ہزار روپیہ دیکر "معاونین خاص" میں شامل ہو سکتے ہوں۔ اُن کو اِس لسٹ میں شامل کریں۔

وعدہ جات وقفِ جدید (بالغان و اطفال) زیادہ سے زیادہ ۳۱ امان (۳۱ مارچ) تک دفتر وقفِ جدید میں ضرور پہنچ جانے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۳ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:- "تین دن سے کھانسی اور نزلہ کی شدید تکلیف ہے۔ آج تکلیف اور بھی بڑھ گئی ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔

مکرم لئیق احمد صاحب طاہر سابق مبلغ لنڈن کو اللہ تعالیٰ نے ۲۲ دسمبر ۱۹۷۲ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود محترم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر قرآن پبلیکیشنز کا نواسہ اور حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی رضی اللہ عنہ کا پوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے نومولود کا نام کلیم احمد رکھا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صاحب عمر۔ خادم دین با اقبال اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے (آمین)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ امۃ اللہ بادی ایم۔اے بنت مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف کے نکاح کا اعلان چھ ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزم مکرم محمد شریف صاحب ابن چوہدری علی محمد صاحب نوکوٹ سندھ کے ساتھ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۲ء کو مسجد مبارک میں فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک کرے اور ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

اشاعتِ قرآن مجید کے ضمن میں جماعت کراچی کا قابلِ تقلید نمونہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ جملہ احمدی جماعتوں کو اشاعتِ قرآن مجید کے لئے انتہائی جد و جہد کرنی چاہیئے۔ جماعت کراچی کی کوشش اِس بارے میں بہت ہی قابلِ شکریہ ہے۔ انہوں نے اس وقت تک ادارہ طباعت و اشاعت قرآن عظیم سے تقریباً چالیس ہزار روپے کے قرآن مجید خرید کر کراچی میں اسے مختلف طریقوں سے پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نیز جماعت کراچی نے تین صد قرآن مجید ہوٹلوں میں بھی رکھوائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین

(مینیجنگ گورنر ادارہ طباعت و اشاعت قرآن عظیم)

پبلشر:- مسعود احمد؛ پرنٹر:- سید عبدالحی؛ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ ماہ صلح ۱۳۵۲ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی آبیاری

امسال بھی ہمارا جلسہ سالانہ خدائی وعدوں کے بموجب شریک ہونیوالے خوش نصیبوں کی پہلے کی نسبت کہیں زیادہ بڑھی ہوئی تعداد کے لحاظ سے ہی نہیں بلکہ جلسہ کی بنیادی اغراض کی تکمیل کے لحاظ سے بھی بہت کامیاب ثابت ہوا۔ جلسہ کی ہر غرض جو اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی تھی امسال بھی اس شان سے پوری ہوئی کہ ان اغراض کا پورا ہونا حضور علیہ السلام کے صدق دعویٰ پر مُہرِ الٰہ اور شاہدِ ربِّ جلیل ثابت ہوئے بغیر نہ رہا۔

حضور علیہ السلام نے اس للّٰہی جلسہ کی بنیادی اغراض بیان کرتے ہوئے ایک غرض یہ بیان فرمائی تھی کہ:-

"تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی برہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دُور ہو اور یقینِ کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہو جائے"۔ (آسمانی فیصلہ)

نیز اسی ضمن میں مزید فرمایا:-

"اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سُنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں"۔

چنانچہ یہ غرض امسال بھی اس شان سے پوری ہوئی کہ شمعِ احمدیت کے قریباً سوا لاکھ پروانے فرطِ مسرّت سے جھوم اُٹھے اور اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشانوں کے ظہور اور بارش کی طرح برسنے والی نصرتِ الٰہی کے اذکار مقدس پر ان کے ایمان و یقین کو نئی پختگی، قلوب و اذہان کو نئی جلاء اور روحوں کو نئی بالیدگی نصیب ہوتی چلی گئی۔ اور ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی دولت انہیں بے حساب میسر آئی۔ علی الخصوص سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب ۲۷ دسمبر کو اپنی تقریر میں اللہ تعالیٰ کے اُن غیر معمولی افضال و انعامات کا ذکر فرمایا جو گزشتہ دو سال کے دوران اللہ تعالیٰ نے صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقفِ جدید، فضل عمر فاؤنڈیشن اور نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت جماعت پر نازل فرمائے تو سامعین میں ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی فراوانی نیز ایمان و یقین اور معرفت میں ترقی کی کیفیت اور اسکے زیرِ اثر چہروں پر بے اندازہ طمانیت کی جھلک دیکھنے کے قابل تھی۔

حضور ایدہ اللہ نے مختلف جہتوں سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونیوالے غیر معمولی افضال کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس عرصہ میں تحریک جدید کے تحت بیرونی ممالک میں ۲۴ سے زیادہ نئی مسجدیں تعمیر ہوئیں اور سترہ نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔ اُس کثیر التعداد قیمتی لٹریچر کے علاوہ جو صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقف جدید اور متعدد دیگر ادارہ جات کے زیرِ اہتمام شائع ہوا "ادارہ طباعت و اشاعتِ قرآن مجید" کی طرف سے اس وقت تک قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ، قرآنِ مجید مع اُردو ترجمہ، قرآن مجید سادہ بطرز یسرنا القرآن کے مختلف سائزوں میں ۷۵ ہزار نسخے طبع ہو چکے ہیں اور ان میں سے ۳۱۲۹۴ نسخے بیرونی ممالک میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ پھر فضل عمر فاؤنڈیشن میں نقد عطیہ جات اور جائیداد کی صورت میں ۴۲،۷۵،۸۰ روپے وصول ہوئے جن کے ایک حصہ کو نفع مند کاموں پر لگانے سے اس وقت تک ۸،۲۶،۸۲۰ روپے منافع ہو چکا ہے۔ اس طرح فضل عمر فاؤنڈیشن کے سرمایہ کی کل رقم ۴۲،۴۴،۴۰۰ روپے تک پہنچ گئی ہے۔ منافع کی رقم میں سے بعض ایسے بنیادی کام سرانجام دیئے جا رہے ہیں جن کا غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے سے بہت گہرا تعلق ہے۔ ان کاموں میں خلافت لائبریری کی نئی عمارت کی تعمیر شامل ہے جو ۴،۱۶،۵۷۰ روپے کے مصارف سے مکمل ہوئی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ اور نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا، غانا، سیرالیون اور گیمبیا میں جو عظیم الشان کام ہوا ہے وہ اس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی آسمانی قیادت کے طفیل اللہ تعالیٰ جماعت کو خود ہی بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق دے رہا ہے اور پھر خود ہی انہیں قبول فرما کر ان کے ایسے عظیم الشان نتائج ظاہر فرما رہا ہے کہ یُوں معلوم ہوتا ہے کہ خدائی اذن کے ماتحت زمین سے بھی برکتیں نکل رہی ہیں اور آسمان بھی برکتوں پر برکتیں نازل کر رہا ہے۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ۵۸،۴۱،۱۹۵ روپے کے وعدے ہوئے تھے جن میں سے اب تک قریباً ساڑھے بتّیس لاکھ روپے کی وصولی ہو چکی ہے۔ اس سکیم کے تحت اب تک ان ممالک میں ۱۶ ہیلتھ سنٹرز اور دس نئے ہائر سیکنڈری سکولز کھل چکے ہیں۔ ان ہیلتھ سنٹرز سے ۳۷۸۲۵ نادار مریضوں نے بلا فیس فائدہ اُٹھایا۔ اس کے علاوہ ۳،۰۴،۸۸۷ مریضوں نے فیس دے کر علاج کرایا۔ اس طرح اب تک ہیلتھ سنٹرز پر ۱۷،۱۵،۸۲۹ روپے خرچ ہوئے جبکہ ان سے آمد ۳۲،۵۶،۶۳۵ روپے ہوئی یعنی ۱۵،۴۰،۸۰۶ روپے خالص بچت رہی۔ اس بچت میں سے دس نئے ہائر سیکنڈری سکولوں کے کھولنے پر ۱۳،۲۱،۳۵۹ روپے خرچ کئے گئے پھر بھی ۲،۱۹،۴۴۷ روپے بچ رہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تیس لاکھ روپے خرچ کرنے کے باوجود سرمایہ بھی پورے کا پورا محفوظ ہے اور بچت کی دو لاکھ سے زائد رقم بھی محفوظ ہے۔ پھر جس طرح اللہ تعالیٰ رضا کار احمدی ڈاکٹروں کے علاج سے لا علاج مریضوں کو شفا بخش کر بکثرت معجزے ظاہر فرما رہا ہے اور نہایت کامیاب میجر آپریشنوں کے ذریعہ مایوس مریضوں کو نئی زندگی عطا فرما رہا ہے وہ بجائے خود ایک زبردست نشان کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ایک اَور عظیم الشان تائیدی نشان کے طور پر نائیجیریا میں براڈ کاسٹنگ سٹیشن قائم کرنے کی بھی اجازت مل گئی ہے۔

یہ سب اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور رحمتوں کی آئینہ دار وہ فتوحات ہیں جو اُس نے گزشتہ دو سال کے اندر یعنی ۱۹۷۰ء کے جلسۂ سالانہ کے بعد جماعت احمدیہ کو عطا فرمائیں۔ ان سب کا تذکرہ اور وہ بھی سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبانِ فیض ترجمان سے سُن کر جلسہ میں شریک قریباً سوا لاکھ مرد و زن فرطِ مسرت سے جھُوم اُٹھے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ہر فضل کے پُر معارف ذکر پر نعرۂ تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَر، حضرت خاتم الانبیاءؐ زندہ باد، اسلام زندہ باد اور دیگر اسلامی نعرے نہایت پُر جوش اور والہانہ انداز میں بلند کر کے اپنی دِلی مسرت کا اظہار کیا۔ اس طرح یہ جلسہ بھی حقیقی مومنوں کے حق میں ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی آبیاری اور اس کے نشوو ارتقاء کا نہایت مؤثر ذریعہ ثابت ہوا۔ چنانچہ ان کے اندر خدمتِ اسلام کا ذوق و شوق اور ولولہ بڑھا اور بڑھتا ہی چلا گیا اور ان کا ایمان و یقین پختہ سے پختہ تر ہوئے بغیر نہ رہا اور ان کی معرفت ترقی پذیر ہو کر انہیں راہِ حق میں زمین کی طرح ثابت قدم اور قربانیوں کے میدان میں اُولٰٓئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ ○ (المومنون آیت ۶۲) کا مصداق بنانے کا موجب ثابت ہوئی۔ اور اس طرح جلسۂ سالانہ کی یہ بنیادی غرض کہ تا ذوق و شوق پیدا ہو کر ولولۂ عشق بڑھے اور ایمان و یقین اور معرفت ترقی پذیر ہو امسال پہلے سے بھی بڑھ کر شان اور آب و تاب سے پوری ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دیکھا ہے ہم نے ایک سے ہونا، ہزار کا

کیا ہو بیاں، عنایتِ پروردگار کا
دیکھا ہے ہم نے ایک سے ہونا، ہزار کا

قُرباں ہُوں، اُس پہ جس نے پچھتّر نفوس سے
دِکھلا دیا نظارا، پچھتّر ہزار کا

اقصائے شش جہات میں پرچم ہوا بلند
بطحا کے تاجدارِ محبت شعار کا

لائی حیات دل کے لئے ولولے نئے
کچھ غم رہا نہ کشمکشِ روزگار کا

اختر گزر گئے ہیں یہ ایام جس طرح
جھونکا گزر گیا ہو، نسیم بہار کا

عبدالسلام اختر ایم اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مذاہب میں خدا تعالیٰ کا تصوّر

تقریر محترم سید جواد علی صاحب سابق مبلغ امریکہ بموقع جلسہ سالانہ

(۳)

پھر ایسا وقت بھی آیا کہ یہ مذاہب جن کا میں ذکر کر چکا ہوں اپنی اصل شکل میں محفوظ نہ رہے ان میں طرح طرح کے اوہام و خرافات شامل ہو گئے۔ ان کے ماننے والوں کی اخلاقی حالت اس قدر پست تھی کہ محرمات کا بھی امتیاز نہ رہ گیا۔ ان میں انسانی مساوات کا کوئی تصور نہ تھا۔ ہر ادنیٰ طبقہ اپنے اعلیٰ طبقے کا غلام تھا۔ بادشاہوں اور امیروں کو درجہ بدرجہ خدائی کا درجہ حاصل تھا۔ رعایا ان کے سامنے سجدہ کرتی تھی اور ان کی تعریف و صفت کے گیت گاتی تھی۔ اس تفصیل سے یہ امر واضح ہے کہ اسلام سے پہلے کسی مذہب میں بھی خدا کا تصور کامل رنگ میں نہیں ملتا تھا اور ان میں سے کسی مذہب میں رہنمائی کی صلاحیت باقی نہ رہ گئی تھی وہ خود اپنے ماننے والوں کے لئے رحمت کی بجائے زحمت کا موجب بن گئے تھے پھر ان مذاہب میں خدا تعالیٰ کا تصور بھی محدود تھا اور ان میں سے کسی نے اپنے عالمگیر ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا۔ ان کے مقابلہ میں اسلام کا دعویٰ ہے کہ وہ ساری دنیا کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً
لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا
وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَعْلَمُوْنَ ‏(سبا)

اسلام سراسر دین رحمت ہے اور اس کا خدا رحمان و رحیم ہے اور اس کی تمام صفات میں رحمت کی صفت کا زیادہ غلبہ ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کی صفات میں سے جس کثرت سے اس کی صفت رحمت کا ذکر آیا ہے اور کسی صفت کا ذکر نہیں قرآن کریم کی تین سو سے زیادہ آیات میں صفت رحمت کا ذکر آتا ہے۔ قرآن کریم کا آغاز ہی اللہ کے اسم ذات کے بعد رحمان و رحیم سے ہوتا ہے۔ ہر صفت کے کمال کے دو پہلو ہیں ایک شدت و قوت دوسرے کثرت۔ صفت رحمٰن شدت و قوت کا مظہر ہے اور رحیم کثرت کا۔ رحمٰن فعلان کا صیغہ ہے جس کا خاصہ شدت و قوت ہے۔ یعنی رحمت کا وہ انتہائی درجہ ہے جس کے بعد کوئی دوسرا درجہ نہیں کہا جا سکتا اسی لئے اسم ذات اللہ کی طرح رحمٰن کا اطلاق خدا تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کی ذات پر نہیں ہو سکتا۔

اسلام ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء و اولیاء و مامورین دنیا میں اس لئے آتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کریں اور راہ راست سے بھٹکی ہوئی مخلوق کو خالق حقیقی کے آستانے پر لا کر لوگوں کے قلوب میں اس حیّ و قیوم اور ازلی ابدی خدا کی محبت پیدا کریں جو اسلام کا خدا ہے دیگر انبیاء کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے قبل بھی دنیا اپنے بن مانگے دینے والے اور بہت ہی رحم کرنے والے خداوند حقیقی کو بالکل فراموش کر چکی تھی۔ فلسفہ کے زیر اثر الحاد اور دہریت کی رَو روز بروز بڑھتی جا رہی تھی۔ جو لوگ زبان سے خدا تعالیٰ کے وجود کے اقراری تھے ان کی یہ حالت تھی کہ وہ صفات باری تعالیٰ کے علم سے عاری تھے ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت کی چنگاری باقی نہیں رہی تھی۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اعلان فرمایا۔

"میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کر دوں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا"
(اربعین ۱ ص ۲)

اس زمانہ میں جب کہ اسلام جس خدا کا تصور پیش کرتا تھا لوگ اسے فراموش کر چکے تھے۔ اس کی قدرتوں کا انکار کیا جا رہا تھا۔ زبانوں پر تو اس ہستی کا نام تھا۔ لیکن دل اس کی محبت سے خالی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ اعلان فرمایا کہ اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے۔ وہ زندہ خدا ہے جو ہر زمانہ میں اپنے نشانات اور معجزات سے اپنے موجود ہونے کا حتمی ثبوت دے رہا ہے۔ حضور نے پھر سے دنیا کو یہ بتلایا کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے آپ نے ہر مذہب کے خدا کے متعلق جو مخصوص تصورات گھڑ رکھے تھے جو خدا تعالیٰ کی واقعی اور حقیقی صفات سے نہ صرف بالکل مغائر تھے۔ بلکہ ان کی وجہ سے نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کی ہستی بھی داغدار نظر آتی تھی۔ ان کے دلائل سے غیر مذاہب والے تو الگ رہے خود مسلمان کہلانے والے بھی اس عقیدہ پر قائم تھے کہ خدا تعالیٰ کسی زمانہ میں تو واقعی بولتا تھا مگر اب اس کی یہ صفت ہمیشہ کے لئے معطل ہو گئی ہے اور اب وہ کسی سے کلام نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک طرف تو عظیم الشان دلائل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت پیش فرمایا اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو جن پر مذاہب عالم کے پیرواؤں نے گندے پردے ڈالے ہوئے تھے نہایت روشن کر کے بڑے دلکش طریق پر دنیا کے سامنے پیش کیا اور بتایا کہ اسلام کا وہ خدا نہیں جس کی صفات پر تم نے اپنے خود تراشیدہ پردے ڈالے ہوئے ہیں جن سے اس کا تمام حسن اور خوبصورتی زائل ہو گئی ہے۔ بلکہ اسلام کا خدا وہ ہے جو ہر نقص سے پاک اور تمام خوبیوں کا جامع ہے اور جس کی کوئی صفت کسی زمانے میں بھی معطل نہیں ہوتی۔ جیسے وہ پہلے سنتا تھا آج بھی اسی طرح سنتا ہے اور جس طرح پہلے بولتا تھا آج بھی اسی طرح بولتا ہے اسی طرح آدمیوں کو مخاطب کر کے دنیا کے سامنے خدا کو زندہ خدا کی حیثیت میں پیش کیا۔ حضور فرماتے ہیں:

"کوئی عقلمند اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ جو خدا کی طرف سے شریعت ہے اس کے قدیم سے دو ہی ٹکڑے ہوتے آئے ہیں۔

۱۔ ایک بڑا اور پہلا ٹکڑا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اس کی تمام صفات کاملہ کے ساتھ واحدہٗ لاشریک مان لیا جائے اور اس کی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہ ٹھہرایا جائے اور اس بات پر ایمان لایا جائے کہ وہ مبداء ہے تمام فیوض کا اور سرچشمہ ہے تمام ظہورات کا۔ اور خالق ہے ہر ایک چیز کا۔ اور قادر ہے ہر ایک ایسے امر پر جو اس کی عظمت اور شان اور جلال کے لائق ہے اور اس کی صفات کاملہ کے منافی نہیں اور ازلی ہے ہر ایک موجود سے اور مرجع ہے تمام کائنات کا۔ اور مستجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور پاک ہے اس سے کہ کسی وقت صفات اس کی بیکار ہو جائیں یا یہ کہ کسی وقت بیکار تھیں وہ قدیم سے خالق اور قدیم سے رازق اور قدیم سے تا ابد ہے کسی کو علم نہیں کہ پہلے کیا کیا اور آگے کیا کرے گا۔ اس کی قدرتوں پر کوئی محیط نہیں ہو سکتا اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور اپنی صفات میں اور افعال میں اور کسی کی طرح کوئی بھی کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور پاک ہے ہر ایک عیب و نقص سے اور نزدیک ہے باوجود دوری کے اور دور ہے باوجود نزدیکی کے، وہ سب سے اوپر ہے اور بلند ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ وہ پوشیدہ در پوشیدہ ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ ظاہر نہیں۔ وہ اپنے ظہور میں سب سے زیادہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ پوشیدہ نہیں۔ وہ آفتاب میں چمک رہا ہے اور چاند میں اس کے انوار ہیں مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ آفتاب ہے یا چاند ہے بلکہ یہ سب چیزیں اسکی مخلوق ہیں اور کافر ہے وہ شخص جو اس کو خدا کہے وہ نہاں در نہاں ہے پھر بھی سب چیزوں سے زیادہ ظاہر ہے ہر ایک روح کو اسی سے قوتیں اور صفات ملی ہیں ہر ایک ذرہ نے اسی سے خواص پائے ہیں۔ اور اگر وہ صفات اور قوتیں اور طاقتیں چھین لی جائیں تو پھر نہ روح کوئی چیز ہے اور نہ ذرہ کچھ حقیقت رکھتا ہے۔ اس لئے انسان کی معرفت کا انتہائی نقطہ یہی ہے کہ یہ سب چیزیں اس کے ہاتھ سے نکلی ہیں۔ اور خدا اور روحوں میں رشتہ محبت کا بھی اسی وجہ سے ہے کہ یہ سب چیزیں اس کے ہاتھ سے نکلی ہیں۔ اور اسی نے ان کی فطرت میں اپنی محبت کا نمک چھڑکا ہے اگر یہ نہ ہو تو عشق الٰہی محال تھا۔ کیونکہ جانبین میں کوئی تعلق نہ تھا۔ بچہ ماں سے اسی وجہ سے محبت کرتا ہے کہ اس کے پیٹ سے نکلا ہے اور ماں بھی اسی وجہ سے اس سے محبت کرتی ہے کہ اس کے جگر کا ٹکڑا ہے پس چونکہ ہر روح خدا کے ہاتھ سے نکلی ہے اس لئے اس محبوب حقیقی کی طلب میں ہے پھر غلطی سے کوئی بت پرستی کرتا ہے۔ کوئی سورج کو پوجتا ہے کوئی چاند کے آگے جھکتا ہے۔ کوئی پانی کا پرستار ہے کوئی انسان کو خدا جانتا ہے پس اس غلطی کی وجہ بھی اس حقیقی محبوب کی طلب ہے جو انسان کی فطرت میں ہے جس طرح بچہ ماں کی طلب میں دھوکہ کھا کر کسی دوسری عورت سے چمٹ جاتا ہے اسیطرح تمام مخلوق پرست دھوکہ کھا کر دوسری چیزوں کی طرف جھک گئے ہیں۔ خدا کی شریعت ان غلطیوں کو دور کرنے کے لئے آئی ہے اور خدا کی شریعت وہی ہے جو اپنی طاقت کے ساتھ اس محبوب حقیقی کا چہرہ دکھا دے گی کیونکہ اگر کوئی شریعت تازہ نشان دکھلانے پر قادر نہیں تو وہ بھی ایک بت پیش کرتی ہے نہ خدا کو وہ خدا یا پرمیشر نہیں ہو سکتا۔ جو اپنے ظہور کے لئے ہماری منطق کا محتاج ہے۔ اگر خدا ایسا ہی مردہ اور قدرت کی علامات سے محروم ہے جیسا کہ بت تو ایسے خدا کو کون عارف قبول کر سکتا ہے۔ پس سچی اور کامل شریعت وہی ہے جو زندہ خدا کو اس کی قدرتوں اور نشانوں کے ساتھ دکھلاتی ہے اور وہی ہے جس کے ذریعہ سے انسانی شریعت کے دوسرے حصے میں کامل ہو سکتا ہے اور شریعت کا دوسرا ٹکڑا یہ ہے کہ انسان ان تمام گناہوں سے پرہیز کرے جن کی جڑ صرف بنی نوع پر ظلم ہے۔ جیسے زنا کرنا۔ چوری کرنا۔ خون کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا اور ہر قسم کی خیانت کرنا اور نیکی کرنے والے کے ساتھ بدی کرنا اور انسانی ہمدردی کا حق ادا نہ کرنا۔ پس اس دوسرے حصہ شریعت کو حاصل کرنا بھی پہلے حصہ کے حصول پر موقوف ہے اور ابھی ہم لکھ چکے ہیں کہ پہلا حصہ یعنی خدا شناسی کسی طرح ممکن نہیں جب تک خدا کو اس کی تازہ قدرتوں اور تازہ نشانوں کے ساتھ شناخت نہ کیا جائے ورنہ بغیر اس کے خدا پرستی بھی ایک بت پرستی ہے کیونکہ جب کہ خدا محض ایک بت کی طرح ہے جو سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔ اور نہ کوئی قدرت دکھلا سکتا ہے تو اس میں اور ایک بت میں فرق کیا ہے۔ زندہ خدا کی علامات چاہئیں اور اگر وہ ہمارے سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔ اور نہ کوئی قدرت دکھلا سکتا ہے تو کیونکر معلوم ہو کہ وہ موجود ہے صرف اپنی خود تراشیدہ باتوں سے کیونکہ اس کی ہستی ثابت ہو جب کہ ہر ایک انسان اپنی زندگی ثابت کرنے کا آپ ذمہ دار ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ خدا اپنی زندگی ثابت نہیں کر سکتا کیا خدا انسان سے بھی زیادہ کمزور ہے یا کیا اس کی قدرت آگے نہیں پیچھے رہ گئی ہے اور اگر اب اس میں کلام کرنے کی طاقت باقی نہیں رہی تو اس پر کیا دلیل ہے کہ پہلے وہ طاقت موجود تھی اور اگر وہ اس زمانہ میں بول نہیں سکتا تو اس پر کیا دلیل ہے کہ وہ اس زمانہ میں سن سکتا ہے اور دعائیں قبول کر سکتا ہے اور اگر کسی زمانہ میں اس نے اپنی قدرتیں ظاہر کی ہیں تو اب کیوں ظاہر نہیں کر سکتا نادانوں کے منہ میں خاک پڑے۔ پس اے عزیزو! وہ قادر خدا جس کی ہم سب کو ضرورت ہے وہ اسلام نے ہی پیش کیا ہے اسلام خدا کی قدرتوں کو ایسا ہی پیش کرتا ہے جیسا کہ وہ پہلے ظہور میں آئی تھیں۔

یاد رکھو! اور خوب یاد رکھو!! کہ بغیر اس کے کہ خدا کی قدرتیں اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان ظاہر ہوں کوئی شخص خدا پر ایمان نہیں لا سکتا۔ یہ سب جھوٹے قصے ہیں۔ کہ ہم پرمیشر پر ایمان لائے ہیں۔ خدا کی شناخت کرانے والے اس کے نشان ہیں۔ اور اگر نشان نہیں تو خدا بھی نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۶۱۳ تا ص ۶۱۶)

مختلف مذاہب میں خدا تعالیٰ کے متعلق جو تصور ملتا ہے اس پر میں نے اچٹتی سی نظر ڈالی ہے۔ دراصل یہ مضمون صرف ایک ہی تقریر نہیں بلکہ کئی تقریروں میں بیان ہونے والا ہے اسلام نے خدا تعالیٰ کا جو تصور پیش کیا ہے اور جس کا ایک ہلکا سا خاکہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں بیان کر چکا ہوں وہی دراصل خدا تعالیٰ کا حقیقی اور اصل تصور ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس زمانہ میں مبعوث ہوئے وہ مذاہب کی کثرت کا زمانہ تھا۔ ہر مذہب کے پیروؤں نے خدا تعالیٰ کے متعلق جو مخصوص تصورات قائم کر رکھے تھے حضور نے ان تصورات کا اپنی کتب میں ذکر فرمایا ہے اور دنیا کے سامنے نہ صرف اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت پیش فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو جن پر مختلف مذاہب کے ماننے والوں نے گندے پردے ڈالے ہوئے تھے نہایت روشن کر کے بڑے دلکش طریق سے دنیا کے سامنے پیش کیا اور بتایا کہ تمہارا وہ خدا نہیں جس کی صفات پر تم نے اپنے خود تراشیدہ پردے ڈالے ہوئے ہیں جس سے اس کا تمام حسن اور خوبصورتی زائل ہو گئی ہے بلکہ وہ خدا وہ ہے جو ہر ایک نقص سے پاک اور تمام خوبیوں کا جامع ہے اور جس کی کوئی صفت کبھی بھی اور کسی بھی زمانہ میں کبھی معطل نہیں ہوئی اور نہ ہو گی۔ جیسا کہ وہ پہلے سنتا تھا آج بھی اسیطرح سنتا ہے اور جس طرح پہلے اپنے پیاروں سے کلام کرتا تھا آج بھی اسیطرح کلام کرتا ہے اب میں حضور علیہ السلام کے ایک ارشاد پر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے۔ اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے۔ جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں ... خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔"

(کشتی نوح ص ۱۹-۲۰)

پس اے میرے بزرگو اور بھائیو! آؤ ہم یہ کوشش کریں کہ دنیا اپنے واحد و یگانہ خدا کی شناخت کرے اور معبودان باطلہ کی بجائے صرف اور صرف اسی کے آستانہ پر جھکے۔

✕

فخر کا مقام

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اگر ایک شخص کی کوٹھی دس ہزار روپے کی ہو اور تمہاری کوٹھی اس کے مقابلہ میں ۲۰ ہزار روپے کی ہو تو تمہارے لئے یہ امر کتنی خوشی اور فخر کا موجب ہو گا۔ اسیطرح اگر جنت میں ایک شخص کو اپنی نیکیوں کی وجہ سے چاندی کا مکان ملے گا تو مسجد بنانے کی وجہ سے خدا تعالیٰ سونے کا مکان دے گا ... تمہارے لئے یہ ایک اور فخر کا مقام پیدا ہو جائے گا کہ تمہاری قوم کے سارے افراد ہی اونچے اور بلند مراتب رکھنے والے ہیں"

مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کے پیش نظر ہماری جماعت کے ہر فرد (مردوں۔ عورتوں اور بچوں) کو چاہیئے کہ ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اللہ تعالیٰ سے اس کے خاص الخاص انعامات کے وارث ہوں۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتھلیٹکس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی شاندار کامیابی

مورخہ ۱۲ ۔ ۱۳ دسمبر ۷۲ء کو منعقد ہونے والے ضلع جھنگ کے اتھلیٹکس کے مقابلہ جات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکول نے شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ تفصیلی نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

گولہ پھینکنا:۔ اوّل سید سبطین شاہ دہم
دوم عابد وحید نہم
تھالی پھینکنا:۔ اوّل سید سبطین شاہ دہم
سوم عابد وحید نہم
ایک میل دوڑ:۔ اوّل میر محمود اللہ دہم
سوم مبشر احمد باجوہ دہم
ریلے ریس:۔ ۸۰۰ * ۴ دوم (عابد وحید۔ مسرور۔ میر محمود اللہ۔ حافظ مسعود اقبال)
۱۰۰ × ۴ سوم (طارق محمود مسرور۔ میر محمود اللہ۔ مسعود اقبال)
دوڑ:۔ ۲۲۰ گز سوم طارق محمود نہم
۸۸۰ گز سوم میر محمود اللہ

مجموعی طور پر ہمارے سکول نے ضلع بھر کے سکولوں میں دوم پوزیشن حاصل کی۔ ہمارے تین طلباء سید سبطین شاہ، عابد وحید خان۔ میر محمود اللہ۔ ضلع بھر میں منتخب ہوئے ہیں جو صوبائی سطح پر ہونے والے مقابلوں میں حصہ لیں گے۔

(عبدالسمیع خان ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

جماعت احمدیہ چک ۲۰ ضلع گجرات کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۸ فتح / دسمبر ۱۹۷۲ء بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ چک ۲۰ کا تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ گجرات منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم مولوی ملک محمد اکرم صاحب مربی سلسلہ احمدیہ منڈی بہاؤالدین نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر احسن رنگ میں روشنی ڈالی ازاں بعد مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد نے عقائد جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت بیان کی اور بعد دعا یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ دوسرا اجلاس مورخہ ۱۹ فتح بعد نماز فجر منعقد ہوا جس میں مکرم مولانا محمد اکرم صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے زندہ خدا اور زندہ رسول اور زندہ کتاب کی حقیقت آشکار فرمائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ نے احمدیت پر بعض اعتراضات کے مسکت جوابات دیئے اور جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتے ہوئے دوستوں کو احمدیت کا مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دلائی اور بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ غیر از جماعت دوستوں نے جلسہ بڑی توجہ سے سنا اور عمدہ اثر قبول کیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تربیتی جلسہ کے بہتر نتائج فرمائے۔ آمین۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۰۔ ضلع گجرات)

تقریب شادی

مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۷۲ء بروز اتوار برادر اصغر عزیزم الطاف احمد ناصر سیٹھی کی بارات محترم حکیم محمد عبداللہ صاحب امیر جماعت ضلع جہلم کی قیادت میں جہلم سے بذریعہ بس لالہ موسیٰ گئی۔ بارات میں محترم مولوی محمد علی صاحب جبروانہ مربی جہلم اور محترم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال ضلع جہلم مرکزی کارکنان کے علاوہ متعدد احباب جماعت و معززین شہر شامل تھے۔ لالہ موسیٰ پہنچ کر مکرم حکیم محمد عبداللہ صاحب امیر جماعت ضلع جہلم نے اس کا نکاح عزیزہ فرحت شاہین بنت مکرم شیخ غلام احمد صاحب آف لالہ موسیٰ سے بعوض مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ شام کو بارات واپس جہلم بخیریت پہنچی۔ ۱۸ دسمبر کو دعوت ولیمہ دی گئی۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سیٹھی مبشر احمد۔ پاکستان جنرل سٹور۔ بازار کلاں جہلم)

دعائے مغفرت

۱۔ میرے والد محترم ڈاکٹر محمد ظہور صاحب دار الفضل میڈیکل ہال رحمت بازار ربوہ ۱۰/۱۱ دسمبر کی درمیانی شب بوقت پونے دو بجے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۲ دسمبر کو بعد نماز ظہر سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

ہمدرد معالج ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب مرحوم کو حلقۂ احباب میں بہت وسیع مقبولیت حاصل تھی۔ اور کثرت سے دوستوں کے خطوط ہمدردی کے موصول ہو رہے ہیں جن کا علیحدہ جواب بھی دیا جا رہا ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ بھی میں سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز درخواست ہے کہ احباب والد مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

(سفیر احمد قریشی۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد جمعۃ الوداع کو ملتان نشتر میڈیکل ہال میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اسی دن بعد نماز عشاء جنازہ ربوہ میں پڑھا گیا بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں محض اپنے فضل سے بلند مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(راجہ محمد شفیع قریشی صدر جماعت احمدیہ میانوالی)

اعلانات دار القضاء

مکرم چوہدری علی احمد صاحب ٹھیکیدار ساکن محلہ فیکٹری ایریا وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی کل جائداد پر مبلغ ۸۲۲۸/۵۰ روپے حصہ جائداد تشخیص ہوئے ہیں جسے مرحوم کے ورثاء نے بھی تسلیم کیا ہے اور ادائیگی رقم کے متعلق انہوں نے تحریر لکھ دی ہے نیز مکرم سیکرٹری صاحب کمیٹی آبادی نے اطلاع دی ہے کہ قطعہ ۴۲/۱ رقبہ دو کنال جو مرحوم کے نام الاٹ ہے کی قیمت مبلغ ۲۰۰/- روپیہ ابھی تک مرحوم کے ذمہ واجب الادا ہیں۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(۲)

مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب آف لندن وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعہ ۳۱/۱۴ رقبہ ایک کنال واقع محلہ دار الرحمت شرقی الاٹ ہے۔ جس پر مکان تعمیر شدہ ہے۔ مکان کے انتقال کا کیس دفتر دار القضاء میں پیش ہے۔
مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان ہیں:۔
۱۔ طاہرہ بانو بیوہ ۲۔ عبدالمنعم طاہر ۳۔ عبدالمنان پسران ۴۔ قدسیہ بانو
۵۔ طیبہ تنویر دختران۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

پتہ درکار ہے

مورانی نثار احمد صاحب ولد راہی مل۔ سابق معلم وقف جدید وصیت نمبر ۱۹۲۳۲ نوکوٹ ضلع تھرپارکر سندھ کا دفتر کو پتہ درکار ہے۔
اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو اپنے پتہ سے مطلع فرما دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست دعا

محترمہ اہلیہ صاحبہ محترم مسعود احمد صاحب خورشید دل میں شدید درد کے باعث کراچی میں بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حکیم حفیظ الرحمن سنوری۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سرکردہ افریقی مسلمان کی وصیّت

میرے دو مکان اور زمین احمدیہ مسلم مشن کو دے دیئے جائیں

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون میں چار نصرت جہاں احمدیہ کلینک کھل چکے ہیں جن میں ہمارے چار احمدی ڈاکٹر اور ایک لیڈی ڈاکٹر کام کر رہی ہیں۔ اسی طرح پہلے سے موجود پرائمری اور مڈل سکول کے علاوہ اب ۵ سیکنڈری سکول بھی عوام کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔ اس مساعی کے نتیجہ میں تبلیغ اسلام کا کام پہلے کی نسبت تیز ہو گیا ہے۔

وہاں کا ہر پڑھا لکھا آدمی احمدیہ جماعت کی خدمات کا معترف ہے۔ اس سلسلہ میں مکرم ابوبکر صاحب نکلی قابل ذکر ہیں۔ یہ دوست اس ملک کے ایک سرکردہ مسلمان اور جماعت احمدیہ کے دلی خیر خواہوں میں سے تھے۔ گزشتہ سال وفات سے قبل انہوں نے نہایت عمدہ الفاظ میں جماعت کا ذکر کرتے ہوئے اپنی وصیت میں لکھا کہ

اس کی خدمات کے اعتراف کے طور پر میرے دو مکان اور زمین جو کہ فری ٹاؤن میں واقع ہیں جماعت کو دے دیئے جائیں۔ چنانچہ اس ضمن میں ان کے اپنے الفاظ کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"میں بطور وصیت اپنے دو مکان اور زمین جو کہ ماؤنٹین کٹ (MOUNTAIN CUT) نمبر ۲۳ اور ۲۳-A پر واقع ہیں اپنے تین لڑکوں خواجہ، حکیم، اور فدوائی نکلی کے لئے صرف دو سال کے لئے چھوڑ رہا ہوں۔ اس مذکورہ بالا مدت کے اختتام کے بعد میں یہ مکان اور زمین احمدیہ مسلم مشن کو جس کا مرکز ربوہ مغربی پاکستان میں ہے قطعی طور پر اور ہمیشہ کے لئے دے رہا ہوں۔ یہ تحفہ احمدیہ مشن کی ان خدمات کی انتہائی قدردانی کی بنا پر دیا جا رہا ہے جو کہ وہ سیرالیون میں اسلام کی تبلیغ کے لئے سرانجام دے رہا ہے اگر احمدیہ مشن گوری سٹریٹ (GORE STREET) فری ٹاؤن کی بجائے میرے مکان کو فری ٹاؤن میں اپنے مرکز کے طور پر استعمال کرے تو یہ بات میری روح کے لئے انتہائی سکون کا موجب ہوگی۔"

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم اسحاق احمد صاحب کا نکاح مورخہ ۲۹/۱۲/۷۲ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ہمراہ عزیزہ امۃ السلام بشریٰ بنت چوہدری ناصر الدین صاحب ایم اے آڈیٹر تحریک جدید ربوہ مبلغ چار ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت ہو۔ آمین۔

(مشتاق احمد ظہیر۔ اڈمن اینڈ پرسانل آفیسر بابری کاٹن ملز لمیٹڈ کوہاٹ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کا چھوٹا بچہ عزیزم عبدالوحید ساڑھے تین ماہ کی عمر میں چند دن بیمار رہ کر مورخہ ۱۲ دسمبر کو رات کے ۵ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی جناب سے نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالرشید ارشد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کوئٹہ)

۲۔ سلطان ہارون خان صاحب ابن کرنل سلطان محمد خان صاحب مرحوم آف کوٹ فتح خان کا بیٹا عزیزم سلطان محمد خان بعمر ۲ سال ۲۰ نومبر ۱۹۷۲ء کو کھڑکی میں سے گرنے سے فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق بخشے۔ آمین

(محمد ادریس نصر اللہ خان لاہور)

سال نو مبارک ہو

نصرت جہاں ریزروفنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

مسیح محمدی کے پروانوں کو سال نو مبارک ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اس نئے سال میں مخلصین جماعت احمدیہ کو غلبۂ اسلام کے لئے پہلے سے بھی بڑھ کر کام کرنے اور اپنی رفتار کو تیز سے تیز تر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جو خوش نصیب احباب اور بہنیں جلسہ سالانہ کی بابرکت تقریب میں شامل ہوئے انہوں نے اپنے واجب الاطاعت امام سے اس الٰہی بابرکت تحریک نصرت جہاں سکیم اور نصرت جہاں ریزروفنڈ کے کام کی تفصیل سن لی ہے۔ اور اس میدان میں نہایت قلیل وقت میں اللہ تعالیٰ نے جو شاندار کامیابیاں عطا فرمائی ہیں ان کا حال معلوم کر لیا ہے۔

قرآن عظیم کی وسیع پیمانہ پر اشاعت اس امر کی متقاضی ہے کہ مالی قربانیوں میں ہم اپنی رفتار کو اور تیز کر دیں۔ اور نصرت جہاں ریزروفنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر بنا دیں۔ یہ کام ہو کر رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہی منشاء ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ثواب میں حصہ دار بن کر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرتے ہیں۔

خاکسار ظہور احمد

سیکرٹری نصرت جہاں ریزروفنڈ

بالٹیاں اور ٹوکریاں لانے والی لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی درخواست پر مندرجہ ذیل لجنات جلسہ کے موقع پر بالٹیاں اور ٹوکریاں وغیرہ لے کر آئیں تا کہ مرکزی اجتماعات میں کام آسکیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

لجنہ لائل پور۔ ۲۰ بالٹیاں لجنہ سیالکوٹ ۳۶ ٹوکریاں

لجنہ گوجرانوالہ ۱۲ دستر خوان۔ ۶ بالٹیاں

لجنہ سانگلہ ہل۔ ایک دستر خوان۔ ایک بالٹی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ولادت

مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۷۲ء کو مکرم منور احمد صاحب جاوید کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم محمد اسماعیل صاحب فوق مرحوم کی پوتی اور مکرم بہاء الدین صاحب آف پشاور کی نواسی ہے اور میاں عبدالرشید صاحب اعوان کی بھانجی ہے۔ نام طیبہ جاوید رکھا گیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی صالح اور بااقبال زندگی دے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ پتہ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

(محمد اسحٰق سیکرٹری اصلاح و ارشاد سکھر)

۲۔ میری پھوپھی صاحبہ پتہ کی خرابی کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

محمد اسلم خادم مسجد احمدیہ

ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۸